اے کاش یہ پاکستانی نسل خود ہی تبدیلی کا فیصلہ کر لے اور تبدیل ہو جائے اپنے اعمال کی اصلاح کرے اگر اللہ نے تبدیلی کا فیصلہ فرمالیا تو اتنی چھانٹی ہو گی کہ تصور بھی نہیں کیا جاسکتا بوسنیا کا حشر اسی تبدیلی کا حصہ ہے۔ وہ بھی دور غلامی میں بھٹکے اور پھر بھٹکتے ہی چلے گئے ہم بھی دورِ غلامی میں بھٹکنا شروع ہوئے اور آج تک بھٹکتے ہی چلے جا رہے ہیں کاش ہم سنبھل جائیں!

اور ہم قومی سطح پر یہ فیصلہ کر لیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے اعمالِ مبارک کو اپنائیں گے۔

○

"گنبد میں دراڑ" ایک بجٹ تجویز:

سرائیکی زبان کے عظیم صوفی شاعر حضرت خواجہ غلام فرید کے مزار کے متعلق اخبارات میں خبر آئی ہے کہ مٹھن کوٹ میں موجود خواجہ صاحب کے مزار کے دو گنبدوں میں دراڑیں پڑ گئی ہیں۔ جن سے بارش کا پانی مزار میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور مزار کی عمارت کے منہدم ہو جانے کا خدشہ پیدا ہو گیا ہے۔ اس خبر کی سب سے اہم بات یہ ہے کہ مزار خواجہ کی املاک سے محکمہ اوقاف کو سالانہ ۲ ارب روپے کی آمدنی ہوتی ہے۔

ہم حکومت کو اس خبر کی جانب متوجہ کرنا یوں ضروری سمجھتے ہیں کہ اس خبر میں حکومت کو درپیش مالی بحران کا انتہائی واضح اور کارگر حل موجود ہے۔ حکومت کو چاہیئے کہ وہ بجٹ تجاویز میں "مزار سازی" کو بھی ضرور شامل کرے۔ بلکہ حال ہی میں وفاقی حکومت نے جس آٹھویں پانچ سالہ منصوبہ کی منظوری دی ہے اس میں مزار سازی کے منصوبے کا اضافہ کیا جائے۔ کیونکہ سالانہ ۲ ارب روپے کی رقم تو صرف مٹھن کوٹ سے حکومت وصول کر رہی ہے اور وہ بھی محکمہ اوقاف کے مصلین کے چھاجوں اور چھلنیوں سے چھننے کے بعد! اور پورے ملک کے مزارات کی مدن مستزاد ہے اگر ملک بھر میں ایسے ہی "مزاروں" کا جال بچھا دیا جائے تو وثوق سے کہا جاسکتا ہے کہ پاکستان ......خسارے کے بجٹ سے چھٹکارا حاصل کر لے گا۔ اس لئے حکومت کو چاہیئے کہ وہ فی الفور تمام نجی مزاروں کو قومی تحویل میں لے کر (نیشنلائز کر کے) انکی آمدنی کو ڈھنگ سے کام میں لائے۔ اور آئندہ کے لئے مزار سازی کی قومی پالیسی کا جلد از جلد اعلان کرے۔ اور ساتھ یہ بھی مشتہر کیا جائے کہ صاحبِ مزار کے لئے اس بات کی کوئی پابندی نہیں کہ ان کا تعلق جنسِ انسانی کے علاوہ کسی اور جنس سے بھی ہو سکتا ہے۔ تاکہ کالے دھن پر پلنے اور پل پڑنے والے متولیوں، سجادہ نشینوں، گدی نشینوں اور محکمہ "کوہ کاف" کے سورماؤں کی لوٹ مار کا موثر سدِّ باب کیا جاسکے۔ اور قومی آمدنی کے ایک اہم ذریعے سے ملکی معیشت کو فائدہ پہنچایا جائے۔ اس خالص "شرکیہ آمدن" سے شراکتِ اقتدار کے دعوے داروں کا مستقل بجٹ بھی خاموش ڈپلومیسی سے پورا ہو جائے گا۔ (ذ)

نظریاتی صحافت، دعویٰ اور حقیقت:

روزنامہ "نوائے وقت" پاکستان میں نظریاتی صحافت کا بہت بڑا علم بردار مانا اور منوایا جاتا ہے۔ نظریہٗ پاکستان کے ساتھ نوائے وقت کی جذباتی وابستگی اور حساس نوعیت کے خفیہ وعلانیہ تعلقات کے وجود سے کسی کو بھی